Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

۱۱ رمضان المبارک

قیمت فی پرچہ ۱؎

جلد ۳ | ۸ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۸ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۵۶

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت

کوئٹہ ۷ جولائی:- مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔ کہ کئی دن کی علالت کے بعد کل ظہر کی نماز میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے اور عصر کی نماز کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تشریف فرما رہے۔ فرمایا طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ بھوک بھی کچھ لگنے لگ گئی ہے۔ اور پہلے جیسی کھانے سے نفرت نہیں رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہر طرح خیریت ہے

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عزیزی عبد اللہ خان کی طبیعت آج یکدم بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ بلڈ پریشر ہائی ہو کر سخت چکر شروع ہو گئے۔ بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت و صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارکہ ۷ جولائی ۱۹۴۹ء)

لاہور ہائی کورٹ میں خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے خلاف الزامات کی تحقیقات شروع ہو گئی

سماعت کے لئے خاص ڈویژن بنچ کا تقرر

لاہور ۷ جولائی:- آج صبح لاہور ہائی کورٹ میں خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے اس طرز عمل کے خلاف تحقیقات شروع ہوئی۔ جو انہوں نے مغربی پنجاب کے وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے زمانہ اقتدار میں اختیار کیا تھا۔ سماعت شروع ہوتے ہی چیف جسٹس نے صفائی کے بڑے وکیل سے دریافت کیا۔ کہ انہیں تحقیقات کے سلسلے میں عدالت کے دائرہ اختیارات پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔ چیف ڈیفنس کونسل مسٹر سہروردی نے کہا۔ انہیں عدالت کے دائرہ اختیارات پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن "پبلک اینڈ ری پریزنٹیٹو آفیسز ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء" کے تحت دوران سماعت میں عدالت کے اختیارات سے متعلق بعض حل طلب سوالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ایسے سوالات کو ساتھ کے ساتھ حل کر دیا جائے گا ــــ چیف جسٹس نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ آیا مذکورہ ایکٹ مجلس آئین ساز نے دستور بنانے والی جماعت کی حیثیت سے منظور کیا تھا۔ یا وفاقی مجلس قانون ساز کی حیثیت سے اگر مؤخر الذکر حیثیت میں یہ وضع کیا گیا ہے۔ تو کیا یہ ضابطہ کے مطابق ہے۔ سرکاری وکیل نے اس بارے میں آئندہ معلومات بہم پہنچانے کا وعدہ کیا چنانچہ سماعت کل پر ملتوی کر دی گئی ــــ چیف جسٹس نے اس بات کے پیش نظر کہ معاملہ نہایت اہم ہے۔ اور تحقیقات کی نوعیت تقاضا کرتی ہے کہ سماعت کئی ججوں کے سامنے ہو فیصلہ دیا کہ مقدمہ کو جسٹس محمد شریف اور جسٹس محمد منیر پر مشتمل ایک خاص ڈویژن بنچ کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ سماعت کل پر ملتوی کر دی گئی۔

پاکستانی گورنر کے تقرر پر قبائلی ملکوں کی طرف سے خوشی کا اظہار

پشاور ۷ جولائی:- صوبہ سرحد میں پاکستانی گورنر کے تقرر کا عوام اور قبائلی ملکوں نے پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ چنانچہ ملک بادر خان شنواری اور ہاشم خان کوکی خیل نے حکومت پاکستان کو صوبہ سرحد میں ایک مسلمان گورنر مقرر کرنے پر مبارک دی ہے۔ آج انہوں نے جمرود میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ کرنل صاحبزادہ محمد خورشید کے تقرر کا ہم دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس سے بہتر اور کوئی انتخاب نہیں ہو سکتا تھا ہمیں امید ہے کہ اب قبائلی عوام اپنے پاکستانی بھائیوں کے اور زیادہ قریب آ جائیں گے۔ سب جرگوں میں کرنل محمد خورشید کے تقرر کو دفتہ دفتہ بڑے بڑے عہدوں پر پاکستانی افسر مقرر کرنے کے سلسلے میں ایک اہم کڑی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان میں خوراک کی شدید قلت

نئی دہلی ۷ جولائی:- ہندوستان کے گورنر جنرل مسٹر راجگوپال اچاریہ نے کل نئی دہلی سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے ہندوستان میں خوراک کی شدید قلت کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا خوراک کی کمی ہندوستان کے سجارتی توازن پر بڑا اثر ڈال رہی ہے۔ جنگ کے دوران میں جو سرمایہ بچ رہا تھا۔ وہ اس کمی کی نذر ہوتا جا رہا ہے۔ باہر سے اناج منگوانے کی بجائے ہمیں اپنی ملکی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا چاہیئے۔ اگر ہم اندرونی طور پر اس مشکل کو حل کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو پھر قحط اور ابتری پھیل کر لاکھوں جانیں ضائع ہو جائیں گی۔

ترکی اور مصری ماہرین صحت پاکستان آرہے ہیں

کراچی ۷ جولائی:- سندھ کے وزیر صحت قاضی فضل اللہ نے جو حال ہی میں بین الاقوامی صحت کانفرنس میں شرکت کے بعد پاکستان واپس آئے ہیں۔ آج ایک بیان میں یہ انکشاف کیا۔ کہ بین الاقوامی شہرت رکھنے والے ماہر ڈاکٹروں کا ایک وفد اکتوبر کے مہینہ میں پاکستان آئیگا۔ اور صحت کے متعلق یہاں کی صورت حال کا مطالعہ کرے گا۔ نیز ترکی اور مصر سے بھی بعض ماہرین طب اسی مقصد کے پیش نظر پاکستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ انگلستان ناروے اور سویڈن سے بعض ڈاکٹروں اور اساتذہ کو پاکستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔

میاں عبد الباری کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۷ جولائی:- صوبائی مسلم لیگ مغربی پنجاب کے صدر میاں عبد الباری آج لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے۔ وہاں وہ صوبائی گورنر کے مشیروں کے نام منظوری کے لئے وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کریں گے۔ صوبائی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے چار مستعفی ممبر پہلے ہی سے کراچی میں موجود ہیں۔ وہاں وہ مرکزی لیگ کے صدر کو صوبے کی سیاسی صورت حال سے آگاہ کر رہے ہیں۔

مشرقی بنگال کے بعض علاقوں میں مفت غلہ مہیا کیا جائے گا

حکومت ذخیرہ اندوزوں کی سرکوبی کا تہیہ کر چکی ہے۔

ڈھاکہ ۷ جولائی:- مشرقی بنگال کے سول سپلائی کے وزیر مسٹر افضل نے کہا ہے۔ مشرقی پاکستان کے جن علاقوں میں اناج کی قیمتیں عوام کی قوت خرید سے زیادہ ہیں۔ حکومت نے ان میں مفت اناج مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت کے موجودہ ذخیرے کے علاوہ باہر سے بھی مزید درآمد کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔ جس کی بنا پر حکومت نہایت اطمینان کے ساتھ لوگوں کی تکالیف کا ازالہ کرنے میں مصروف ہے۔ جن علاقوں میں اس وقت قیمتیں زیادہ ہیں۔ وہاں حکومت کوئی خاص نرخ مقرر کرنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اناج کے غائب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ حکومت زیادہ سے زیادہ اناج منڈیوں میں لا کر ذخیرہ اندوزوں کے گھناؤنے منصوبوں کو ناکام بنانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ نیز حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جن علاقوں میں اناج زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ وہاں سے اناج کی منتقلی پر سے پابندیاں کم کر دی جائیں۔ اور کمی والے علاقوں کے گرد گھیرا ڈال کر اس بات کی نگہداشت کی جائے کہ اناج ان علاقوں کے علاوہ کہیں اور منتقل کیا جائے۔

چندر نگر فی الحال فرانس کے قبضہ میں رہیگا

پیرس ۷ جولائی:- فرانسیسی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چندر نگر کو حکومت ہند کے سپرد کرنے کے سلسلے میں جب تک دونوں حکومتوں کے درمیان تفصیلی معاہدہ طے نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک چندر نگر پر فرانسیسی حکومت کا ہی قبضہ رہے گا۔ اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ دو مہینے کے اندر اندر چندر نگر ہندوستان کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور درمیانی عرصہ میں دونوں حکومتیں مل کر نظم و نسق چلائیں گی۔

ہندوستان میں غلہ کی درآمد

لاہور ۷ جولائی:- اس سال پہلی ششماہی میں ہندوستان نے ۲۲ لاکھ ٹن غلہ باہر سے درآمد کیا۔ دوران سال میں کل ۳۵ لاکھ ٹن اناج باہر سے منگوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

روس کا تجارتی وفد ۱۵ جولائی تک کراچی پہنچ جائے گا

کراچی ۷ جولائی:- معلوم ہوا ہے کہ روس کا تجارتی وفد اس مہینے ۱۲۔ اور پندرہ تاریخ کے درمیان کراچی پہنچے گا وفد اراکین کراچی میں حکومت پاکستان کے مہمان ہوں گے۔

پرنٹر پبلشر مسعود احمد نے پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

نمایاں اور مسلسل کامرانیوں میں ایک احمدی نوجوان کے قابلِ رشک جذبات

(الفضل کے نمائندہ کی رپورٹ)

> میری تمام کامیابیوں میں میرے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ دعاؤں اور توجہ خاص کا بہت دخل ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں حضور اقدس کے تعلق باللہ اور قبولیت دعا کے ایسے ایسے ایمان افروز واقعات دیکھے ہیں کہ جن کی نہ محو ہونے والی یاد میرے لئے ہمیشہ سرمایہ حیات کا کام دیگی۔ میرے مستقبل کے متعلق حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ من وعن پورے ہو کر میرے ایمان کو جلا اور تازگی بخشنے کا موجب ہوتے رہے ہیں۔ عبد السلام

مکرم جناب عبد السلام صاحب نے جو حال ہی میں ریاضی اور فزکس کے امتحانات نہایت امتیاز کے ساتھ پاس کر کے انگلستان سے واپس پاکستان آئے ہیں ایک ملاقات کے دوران میں متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ یہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ اور معجزانہ دعاؤں کا ہی اثر ہے کہ مجھے خلاف توقع ہر امتحان میں نہایت نمایاں ترقی نصیب ہوتی رہی ہے۔ اس تمام عرصہ میں میں نے حضور کے تعلق باللہ اور قبولیت دعا کے ایسے ایسے ایمان افروز واقعات دیکھے ہیں۔ کہ جن کی نہ محو ہونے والی یاد میرے لئے ہمیشہ سرمایہ حیات کا کام دیتی رہے گی۔

خدائی انعام

گفتگو جاری رکھتے ہوئے عبد السلام صاحب نے فرمایا ۱۹۳۹ء کے آخر میں میں میٹرک کی تیاری میں معروف تھا کہ خلافت جوبلی کے جلسہ پر میرے والد صاحب نے حضور کی خدمت میں میری کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا آپ یہی چاہتے ہیں کہ وہ فرسٹ آجائے میں تو اسے ابھی سے ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات میں فرسٹ دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ حضور کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ کے فضل سے جب میں میٹرک کے امتحان میں یونیورسٹی میں فرسٹ رہا۔ اور پھر ریکارڈ قائم کرنے کی بھی توفیق ملی۔ تو حضور اقدس نے ازراہ ذرہ نوازی خلافت جوبلی فنڈ سے سو روپے بطور انعام مرحمت فرمائے اور پڑھائی جاری رکھنے کے لئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ میٹرک کے بعد مجھے قطعاً توقع نہ تھی۔ کہ میں ایف اے اور بی۔ اے میں بھی میٹرک کا معیار برقرار رکھ سکونگا۔ نہ میں اپنے آپ میں اتنی اہلیت پاتا تھا۔ اور نہ میری صحت اس بات کی اجازت دیتی تھی۔ کہ میں سابقہ معیار کو برقرار رکھ سکوں لیکن حضور اقدس کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ کہ "میں تو اسے ایف۔ اے اور بی۔ اے میں بھی فرسٹ دیکھتا ہوں" ہر دم میرے کانوں میں گونجتے تھے اور مجھے مجبور کرتے تھے کہ میں ہمت نہ ہاروں۔ اور ایک خدائی انعام کو رد کر کے اس کی ناراضگی کا موجب نہ بنوں۔ چنانچہ ہر مرحلہ پر حضور کی دعائیں میرے شاملِ حال رہیں۔ اور مجھے خدا تعالیٰ کے خاص الخاص فضل کے ماتحت ایف۔ اے اور بی۔ اے میں بھی یونیورسٹی میں فرسٹ آنے کی توفیق ملی۔ اور بی۔ اے آنرز میں ریکارڈ بھی قائم کیا۔ اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ عملی شکل میں پورے ہو کر ایمان کو ایک ایسی تازگی بخشنے کا موجب ہوئے کہ جس نے عزائم کو پہلے سے کہیں زیادہ بلند کر دیا۔

احسانِ عظیم

عبد السلام صاحب میرے پیہم اصرار پر رک رک کر نیچی نگاہیں کئے یہ سب واقعات بیان کر رہے تھے۔ کہ اچانک انہیں ایک واقعہ یاد آیا۔ اور بیان کردہ واقعات پر نظر لوٹاتے ہوئے بولے ہاں اس عرصہ میں مجھ پر ایک آزمائش بھی آئی۔ اور وہ یہ کہ میں نے بعض وجوہ کی بناء پر ایف۔ اے کے بعد پڑھائی ترک کر کے ملازمت اختیار کرنے کی طرف رغبت ظاہر کی۔ کیونکہ اس وقت ایک نہایت معقول ملازمت مل رہی تھی۔ جب اس بارے میں حضور کی طرف رجوع کیا۔ تو حضور نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے میرے اس ارادے کو انتہائی بودا قرار دیا۔ اور ہدایت فرمائی۔ کہ میں ملازمت کا خیال بھی دل میں نہ لاؤں۔ اور پڑھائی کو بہر حال جاری رکھوں۔ چنانچہ میں نے پڑھائی جاری رکھی۔ میرے آقا نے مجھے اس وقت ایک خطرناک لغزش سے بچا کر مجھ پر ایک ایسا احسان فرمایا کہ تاحیات میرا رواں رواں اسکو نہیں بھول سکتا۔

معجزانہ کامیابی

یہ بیان کرنے کے بعد کہ ۱۹۴۸ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے حساب کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کر کے "رینگلر شپ" کے علاوہ متعدد انعامات وظائف اور اعزاز حاصل کئے۔ آپ نے بتایا اسکے بعد جو کچھ واقع ہوا وہ حضور کی دعاؤں کے طفیل معجزے سے کم نہیں۔ ۱۹۴۸ء کے بعد بعض وجوہات کی بناء پر میرے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ میں زیادہ عرصہ انگلستان میں مقیم رہ سکتا لیکن ساتھ ہی میں فزکس ٹرائی پوس کا امتحان بھی پاس کرنا چاہتا تھا۔ جس کے لئے تین سال کا عرصہ درکار تھا۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ ایک سال میں اس کی تیاری کر کے امتحان دے دیا جائے۔ اگر حسب سابق خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ تو ممکن ہو سکتا ہے کہ کامیاب ہو جاؤں۔ لیکن میرے اساتذہ نے کہا کہ ایسی غلطی ہرگز نہ کرنا۔ اب تک تم فرسٹ کلاس لیتے رہے ہو پورا عرصہ تیاری کر کے اس معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کرو۔ میں نے تین سال تک ٹھہرنے کے متعلق معذوری ظاہر کی۔ تو اس پر انہوں نے کہا۔ کہ یہ وہم و گمان میں بھی نہ لانا کہ محض ایک سال کی تیاری کے بعد تم فرسٹ کلاس حاصل کر لوگے۔ چنانچہ میں نے حضور کو دعا اور مشورہ کے لئے لکھا۔ حضور کی طرف سے جواب آیا کہ ہم دعا کر رہے ہیں آپ تیاری شروع کر دیں۔ اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے امتحان دے ڈالیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ دعاؤں کا اثر تھا۔ کہ خاکسار محض ایک سال کی تیاری کے بعد فرسٹ کلاس لے کر پاس ہو گیا۔ اور میرے اساتذہ نے انتہائی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ یونیورسٹی کی تاریخ میں یہ پہلی مثال ہے کہ رینگلر شپ کے بعد ایک سال کے اندر اندر کسی نے فزکس ٹرائی پوس کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہو۔ اپنی ذات میں حضور کی معجزانہ دعاؤں کا اثر مشاہدہ کر کے میں سجدات شکر بجا لایا۔

مستقبل کا پروگرام

میرے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ مستقبل کے متعلق آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ عبد السلام صاحب نے فرمایا میرے متعلق حضور جو فیصلہ فرمائیں گے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے مجھے پیشکش کی گئی تھی کہ میں یونیورسٹی کے خرچ پر Nuclear Physics میں مزید ریسرچ کروں۔ لیکن میں نے یہی جواب دیا کہ میرا فی الحال پاکستان جانا ضروری ہے اور اگر میرے لئے اس پیشکش کو قبول کرنا ممکن ہوا تو میں یونیورسٹی کو فوراً مطلع کر دونگا چونکہ میری کامیابیوں میں حضور اقدس کی معجزانہ دعاؤں اور حضور پر نور کی توجہ خاص کا بہت دخل ہے اس لئے میں حضور کے مشورے کے بعد ہی یہ فیصلہ کروں گا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے میری خدا سے دعا ہے کہ وہ مجھے توفیق بخشے کہ میں ہر حال میں دین کی خدمت بجا لانے اور قومی اور ملی فرائض ادا کرنے کی توفیق پاتا رہوں۔

یونیورسٹی میں نماز جمعہ کا اہتمام

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا قیام پاکستان کے بعد یونیورسٹی کے مسلم طلباء میں باہم متحد ہونے کی خواہش خود بخود تقویت پکڑ گئی چنانچہ تمام مسلمان طلباء نے مل کر ایک جماعت کی شکل میں اپنے آپ کو منظم کر دیا۔ میرے ترغیب دلانے پر کہ ہم کو باقی طلباء کے سامنے جو بے دین ہیں اسلام کا اچھا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ تمام مسلم طلباء نے نمازیں پڑھنے کا فیصلہ کیا اور جمعہ کی نماز کے سلسلے میں مجھ سے خطیب بننے کے لئے کہا۔ میں نے ہر چند ان پر واضح کیا کہ میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں آپ اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا خطیب اور امام مقرر کر لیں۔ لیکن تمام طلباء نے جن میں بعض ترک اور عرب بھی تھے مجھے مجبور کیا کہ آپ کو ہی مذہب کی سب سے زیادہ واقفیت ہے اور ہم آپ کو ہی اس منصب کا اہل سمجھتے ہیں ہمیں آپ کے احمدی ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چنانچہ میں یونیورسٹی کے قیام کے دوران میں باقاعدہ نماز جمعہ پڑھاتا رہا اور خطبات میں اسلامی اصول کی فلاسفی۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور کلام پاک کی انگریزی تفسیر اور اس کے دیباچے کے مضامین بیان کرتا رہا۔ اس طریق پر ہم سب مسلم طلباء اپنے ساتھیوں پر اچھا اثر ڈالنے میں کامیاب ہو گئے اور ہمارے ساتھی اسلام میں دلچسپی لینے لگے اور اس طرح عیسائیت اور دہریت کے دلدادہ نوجوانوں میں تبلیغ اسلام کا ایک ذریعہ پیدا ہو گیا۔

برطانوی طلباء پر پاکستان کا اثر

عبد السلام صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا کہ پاکستانی طلباء کا بیرونی یونیورسٹیوں میں جا کر تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ نے کہا جہاں تحصیل علوم کے بعد ہمارے طلباء قومی و ملی خدمات کے سلسلے میں کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پہلا کالم)

روزنامہ الفضل لاہور
۷ جولائی ۱۹۵۲ء

مسلمان اقوام کی زبوں حالی

آج بہت سی حساس طبیعتیں مسلمان اقوام کی زبوں حالی اور انتہائی پستی کو دیکھ کر چیخ اٹھی ہیں۔ اور ہمہ تن سوال بنی ہوئی ہیں۔ کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ مراکش سے لے کر چین اور سائبیریا سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمان ہی مسلمان آباد ہیں۔ اور ان کی اکثر اکثریت بھی یورش کرنے والوں سوا انہیں پامال ہونے سے محفوظ نہیں کرسکتی۔ چنانچہ ماہنامہ طلوع اسلام کراچی نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں "ہر مسلمان سے ایک اہم سوال" کے عنوان سے اس مسئلہ کو مسلمانوں کے سامنے نہایت دردانگیز الفاظ میں رکھا ہے۔ اور استدعا کی ہے۔ کہ ہر مسلمان اس سوال پر غور و خوض کے بعد جس نتیجہ پر پہونچے اپنی رائے سے مدیر محترم کو مطلع کرے۔ جسے مفاد عامہ کی خاطر شائع کیا جائے گا چنانچہ اس سوال کا آغاز ان الفاظ سے کیا گیا ہے۔

"آج دنیا کے اکثر حصوں میں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں ان کی مجموعی تعداد کوئی چالیس کروڑ بتاتا ہے کوئی اس سے بھی زیادہ تعداد کچھ بھی ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان بلکہ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک زمین کے مختلف حصوں میں ان کی ایسی آبادیاں ہیں جو دیکھنے کو محسوس ہوتی ہیں۔ ان میں یکسر آزاد حکومتیں بھی ہیں۔ اور نیم آزاد بھی۔ محکوم بھی ہیں اور نیم محکوم بھی غالص مسلمانوں کی آبادیاں بھی ہیں اور مخلوط بھی یہ سب کچھ ہی لیکن ان کی حالت کیا ہے جو مقابلۃً آزاد مملکتیں ہیں وہ غیر مسلموں کی آزاد مملکتوں کے مقابلہ میں بہت کمزور بلکہ ذلیل ہیں۔ افغانستان ایران، حجاز، شام، مصر وغیرہ حکومتیں یورپ کی غیر مسلم حکومتوں کے مقابلہ میں نہ صرف کمزور ہی ہیں بلکہ ان کا وجود درحقیقت ان کے رحم وکرم پر ہے یورپ کی غیر مسلم حکومتوں کی سیاسی مصلحتیں انہیں جس انداز اور جس حالت میں رکھنا چاہیں انہیں ویسے ہی رہنا پڑتا ہے . . . . صرف ترکی ایک ایسا نظر آتا ہے۔ جس نے اقوام مغرب کے مقابلہ میں اپنے آپ کو سنبھالے رکھا ہے لیکن اس نے بھی اپنے آپ کو محض سنبھالے ہی رکھا ہے۔ آئمہ اقوام عالم میں اس کا بھی شمار نہیں۔ اس وقت قوموں کی امامت اقوام یورپ اور امریکہ ہی کے حصہ میں ہے۔" بحوالہ "رفتار زمانہ"

ہمارے خیال میں ترکی کے متعلق بھی مدیر محترم کی خوش فہمی ہی خوش فہمی ہے۔ اس کا حال بھی دوسری مسلمان حکومتوں سے کسی طرح بہتر نہیں ہے۔ وہ بھی دراصل اغیار کے سہارے پر کھڑی ہے۔ جو اپنی مصلحتوں کی وجہ سے اس کا قیام ضروری سمجھتی ہیں۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے تئیں مسلم دنیا سے بالکل الگ سمجھتی ہے۔ اور ان کی کشمکش میں اپنی مصلحتوں کی بناء پر حصہ نہیں لینا چاہتی زبانی ہمدردی تک سے بھی گریز کرتی ہے۔ اس لحاظ سے اس کی حالت دوسری اسلامی حکومتوں سے بھی بدتر سمجھنی چاہیئے۔

اس کے بعد آپ بعض دوسری مسلمان آزاد و مخلوط آبادیوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرکے فرماتے ہیں:۔

"اب آگے بڑھیئے مسلمانوں کی یہ آبادیاں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں ایک دوسرے سے ان کے جغرافیائی حالات مختلف ہیں۔ آب و ہوا مختلف ہے طرز بود و ماند مختلف ہے۔ زبانیں مختلف ہیں طبائع مختلف ہیں۔ اس میں قدر مشترک ہے تو صرف ایک۔ یعنی ان کا مذہب۔ اب آپ یہ سوچئے کہ اگر غیر مسلم مبصر حالات کے اس تجزیہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اقوام عالم کے مقابل میں مسلمانوں کی پستی اور ذلت کا باعث ان کا مذہب ہی۔ تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟"

اس میں ناک بھوں چڑھانے کی کوئی بات نہیں لاحول پڑھنے کا کوئی مقام نہیں اگر آپ کو یہ تسلیم ہے۔ کہ واقعات وہی ہیں جو اوپر لکھے گئے ہیں۔ اور حالات ایسے ہی ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو اس غیر مسلم کے اس سوال کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ اس طبقہ کی طرف سے جس نے ایک مدت سے چشم پوشی اختیار کر رکھی ہے اس سوال کا دبزعم خویش بڑا آسان جواب یہ دیا جائے گا۔ کہ مسلمانوں نے چونکہ مذہب کو چھوڑ رکھا ہے۔ اس لئے یہ اس درجہ ذلیل و خوار ہو رہے ہیں لیکن یہ جواب خود انہیں تو مطمئن کرسکتا ہے۔ حقائق کو بے نقاب دیکھنے والوں کو مطمئن نہیں کرسکتا۔ وہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے مذہب کو چھوڑ دیا ہے۔ تو غیر مسلم اقوام مغرب نے مذہب کو کونسا پلے باندھ رکھا ہے۔ انہوں نے ان سے بھی پہلے اور ان سے کہیں شدید تر انداز سے مذہب کو چھوڑا ہے۔ لہذا اس صورت میں دونوں یکساں ہوگئے۔ پھر وہ کونسی بات ہے۔ جس کی وجہ سے غیر مسلم اس قدر طاقتور ہیں۔ اور مسلم (اقوام) دنیا کے ہر گوشے میں کمزور اور ذلیل ہیں۔ پھر یہ بھی کہ بالآخر ایسے مسلمان بھی تو ہیں جنہوں نے مذہب کو نہیں چھوڑا ان کی حالت کونسی اچھی ہے۔"

اس سے ہم جس نتیجہ پر پہونچے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ شائد مدیر محترم کے خیال میں موجودہ مسلمان اقوام کو مذہب لے ڈوبا ہے۔ لیکن یہ بات اس لئے غلط ہے کہ مسلمانوں کی ہمیشہ یہی حالت نہ تھی۔ آج سے چند صدیاں پہلے مسلمان اقوام تمام دنیا میں سب سے فائق سمجھی جاتی تھیں۔ ان کی تہذیب بہترین تہذیب تھی۔ آج جس طرح مسلمان اور دیگر اقوام مغربی تہذیب کی نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح ان ایام میں یورپ اور دیگر اقوام مسلمانوں کی نقل کرتے تھے۔ پھر آج سے چند صدیاں پہلے کے مسلمان موجودہ مسلمانوں سے زیادہ مذہب کے پابند تھے اگر مذہب حائل ہوتا تو چاہیئے تھا کہ جتنے وہ زیادہ مذہب کے رنگ میں ڈوبے ہوتے اتنے ہی وہ بدحال ہوتے۔ مگر تاریخ اسکی تردید کرتی ہے

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کامیابی کے چند فطری اصول ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے روز ازل سے مقرر کردیئے ہیں۔ جن میں کبھی تغیر نہیں ہوتا۔ وہ اصول مذہبی اعتقادات سے بظاہر کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ تمام حالت میں خواہ انسان کے مذہبی اعتقادات کچھ بھی ہوں۔ اگر وہ ان اصولوں کی پابندی کرے گا۔ جو دنیاوی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ وہ ضرور ان اصولوں کے مطابق کامیاب ہوگا۔

قرون اولےٰ میں مذہب نے مسلمانوں کی یہ مدد کی تھی۔ کہ اس نے ان کو ایک اعجازی ذریعہ سے فطرت کے ان اصولوں کا پابند بنادیا تھا۔ اور وہ ان اصولوں پر عمل کرکے دنیاوی لحاظ سے بھی اتنی ترقی کر گئے۔ کہ وہ اپنی تہذیب کے نقوش دوسری اقوام پر بھی ثبت کرسکے مسلمان قوم جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ مذہب کے اشتراک سے بنی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا درحقیقت مسلمان اقوام مذہب کی اسی طرح پابند ہیں جس طرح وہ اپنی ترقی کے زمانہ میں تھیں۔ جواب نفی میں ہوگا۔ اور یقیناً یہی ہوگا۔ کہ مسلمانوں پر سے مذہب کا قابو ہٹ گیا ہے۔ اب صاف بات ہے۔ کہ جس اعجاز نے انہیں ان اصولوں کا پابند بنایا تھا۔ وہ قائم نہیں۔ اس لئے مسلمان ان اصولوں پر کبھی عامل نہیں رہے۔ جو ترقی کا باعث ہوسکتے ہیں۔ مذہب کا قابو ہٹتے ہی ان کا وہ موافق ماحول بھی درہم برہم ہوگیا۔ جو مذہب کی بیداری کی وجہ سے ان کو حاصل ہوگیا تھا۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ کہ مذہب نے ان کے سامنے ایک مقصد رکھ دیا تھا۔ مسلمان اس مقصد کے حصول کے لئے بحر ظلمات میں بھی گھوڑے دوڑا دیتے تھے اور دشت تو دشت دریاؤں کی موجوں سے بھی لڑ جاتے تھے۔ اس مقصد نے ان کی رگ رگ میں زندگی کا خون دوڑا دیا تھا۔ وہ میدان میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر نکل کھڑے ہوتے تھے۔

اگرچہ بعد میں اس مقصد کی بہت سی شاخیں پیدا ہوگئیں۔ لیکن جب تک ان شاخوں کا اصل تنے کے ساتھ تعلق رہا شاخیں بھی ہری بھری رہیں۔ ان میں پھول اور پھل لگتے رہے۔ لیکن جب اصل درخت کی جڑیں کھوکھلی ہوگئیں۔ تا برائے نام کھڑا رہ گیا۔ جس کی جڑیں زمین میں خشک ہوگئیں اور نمو کے اس چشمہ سے اس کا کوئی تعلق نہ رہا۔ جس کو جڑیں زمین سے کھینچ کر درخت کو ہرا بھرا رکھتی ہیں۔ اور شاخیں بھی تنے سے ٹوٹ ٹاٹ کر ادھر ادھر جا پڑیں۔ تو نہ اب ان میں پھول ہی لگتے ہیں۔ اور نہ پھل

اب تو مسلمانوں کو مذہب کو ترک کرکے کوئی دیگر مقاصد اپنے سامنے رکھنے چاہئیں جو ان کی روح کو تڑپا دیں اور جگر کو گرما دیں۔ اور وہ شاہراہ حیات پر ان مقاصد کے حصول کے لئے جادہ پیما ہو جائیں۔ اور یا پھر آج بھی وہی اعجاز ہونا چاہیئے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے ہوا تھا۔ یعنی جس طرح قرون اولےٰ کے مسلمانوں کے دلوں میں مذہب نے آگ لگا دی تھی۔ آج پھر ایک بار اسی طرح آگ لگا دے لیکن آپ جانتے ہیں ؎

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

کھانے کے آداب (۲)

حدیث نبوی کی روشنی میں

(از محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

حدیث نبوی کی روشنی میں کھانے کے جن آداب کے متعلق ہمیں علم حاصل ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک اہم اور ضروری ادب یہ بھی ہے۔ کہ انسان کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضؓ سے مروی ہے۔ قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک یعنی میں جب ابھی کمسن ہی تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا۔ اور ایک دفعہ کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ پلیٹ میں ادھر ادھر گھومتا تھا۔ تو مجھے حضورؐ نے فرمایا۔ اے بچے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اور اپنے سامنے سے کھا۔ اس ایک حدیث سے ہی ہمیں کھانے کے تین آداب معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ کھانا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھایا جائے۔ دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔ اور اپنے سامنے سے کھایا جائے۔ اس طرح حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاماً فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واخرہ۔ یعنی آپ فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ اور اگر وہ ابتدا میں کہنا بھول جائے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ کہے۔ بسم اللہ فی اولہ واخرہ۔

(۲)

اوپر ضمناً ذکر آچکا ہے۔ کہ کھانا دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔ اور بایاں ہاتھ اس غرض کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کی روایت ہے ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم بشمالہ ولا یشرب بشمالہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھائے۔ اور نہ بائیں ہاتھ سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس جگہ شیطان سے مراد شیطان صفت لوگ ہیں۔ جو شیطانی اثرات کے ماتحت بغیر کسی وجہ اور عذر کے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ کھانا اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ اور اس نعمت کی عزت اور تکریم کا تقاضا ہے کہ [illegible] دایاں ہاتھ ہی استعمال کیا جائے۔

(۳)

کھانے کے آداب میں سے ایک اہم ادب اور کثائش رزق کا ایک بہت بڑا گر یہ بھی ہے۔ کہ کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالےٰ کی اس نعمت پر اسکی حمد بجا لائی جائے۔ چنانچہ حضرت انس رضؓ بن مالک رضؓ سے مروی ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ اویشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے۔ جو کھانا کھائے یا پانی پیئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا شکر اور اسکی حمد بجا لائے۔

جہاں یہ امر بجائے خود ایک نیکی اور موجب ثواب ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمت کی قدردانی کا اظہار ہے۔ وہاں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ رزق کی کثائش کے لئے بھی یہ ایک بہترین نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ کہ اگر تم میری نعمتوں پر شکر بجا لاؤ گے۔ تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ وان کفرتم فان عذابی لشدید۔ اگر تم میری نعمتوں کی قدر نہ کرو گے اور شکر بجا نہ لاؤ گے۔ تو یہ بھی جان لو۔ کہ پھر میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ پس درحقیقت اللہ تعالےٰ کی اس نعمت پر اس کا شکر ادا کرنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ مبارکہ پر عمل ہے۔ وہاں اللہ تعالےٰ کے عذاب سے نجات کے علاوہ اس کے آئندہ نعماء کا بھی پیش خیمہ ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے سنن ابی داؤد میں مروی ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ من طعامہٖ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے۔ تو یہ دعا پڑھتے۔ حدیث کی دوسری کتابوں میں اس دعا کے علاوہ اور دعائیں بھی ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بطور حمد اور شکر کے پڑھا کرتے تھے۔

(۴)

یہ امر بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے جائیں۔ چنانچہ حضرت سلمان رضؓ سے مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہٗ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کھانے کی برکت یہ ہے۔ کہ کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی جگہوں میں جہاں وضو کا لفظ آیا ہے۔ وہاں صرف اس سے مراد ہاتھ دھونے ہی ہیں۔ ورنہ اس سے مراد وہ وضو نہیں ہے۔ جو نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ جامع ترمذی میں مشہور امام ابوسفیان ثوری کے متعلق ہے۔ کان یکرہ غسل الید قبل الطعام۔ آپ کھانے سے پہلے ہاتھوں کے دھونے کے پسند نہیں کرتے تھے۔ ممکن ہے آپ کے نزدیک اسکی کوئی اور وجوہ بھی ہوں۔ لیکن شارحین نے آپ کے اس مسلک کی جو تاویل کی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ آپ اس بات کے قائل تھے۔ کہ انسان ہر وقت باوضو رہے۔ درحقیقت آپ اس بات کے خلاف نہیں تھے۔ کہ کھانے سے پہلے ہاتھ نہ دھوئے جائیں۔ بلکہ جو امر آپ کو ناپسندیدہ تھا۔ وہ صرف یہی تھا۔ کہ کیوں انسان کسی وقت ایسی حالت میں ہو۔ کہ وہ باوضو نہ ہو۔ اور کھانے کے لئے اسے ہاتھ دھونے پڑیں۔ آپ کی مراد دراصل یہی ہے۔ کہ انسان ہر وقت باوضو رہے۔ تا یہ ضرورت ہی نہ پڑے۔ کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئے جائیں۔ بہرحال یہ ان کا اپنا مذہب ہے۔

اسی طرح حضورؐ نے اس امر کو بھی ناپسند فرمایا ہے۔ کہ کوئی انسان کھانا کھا کر ہاتھ دھوئے بغیر ہی سو جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ان الشیطٰن حساس لحاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہٖ ریح غمر فاصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ۔ یعنی کیڑے مکوڑے بڑے حساس ہوتے ہیں۔ چاٹنے لگ جاتے ہیں۔ تم ان سے احتیاط کرو۔ جس شخص نے رات گذاری اس حالت میں کہ اس کے ہاتھوں سے چکناہٹ کی بو آتی ہو۔ اور پھر اس کو کوئی چیز کاٹ جائے۔ تو اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

پس کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہر دو مواقع پر ہاتھوں کا دھونا کھانے کے ضروری آداب میں شامل ہے۔

(۵)

اسی مضمون کی پہلی قسط میں لعق اصابعہ الثلث سے یہ استدلال بھی کیا گیا تھا۔ کہ حتی الوسع کھانا ہاتھ سے ہی کھایا جائے۔ اور چھری کانٹے سے جو آج کل کا رواج ہے۔ احتراز کیا جائے۔ اس سے یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی۔ کہ شاید چھری کانٹے سے کھانا منع اور ناجائز ہے۔ جہانتک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعامل کا تعلق ہے۔ حضورؐ ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ اس کے مقابل پر انہشوا اللحم نہشاً فانہ اھنأ وامرأ کے ارشاد سے آپ کی مراد یہی تھی۔ کہ گوشت کو دانتوں سے ہی نوچ کر کھایا جائے۔ کیونکہ یہ طریق زیادہ لذیذ اور ثقل طعام کو دور کرنے والا ہے۔ لیکن ایک حدیث سے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ احتز من کتف شاۃ اس کی رخصت بھی معلوم ہوتی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بکری کے شانے سے چھری سے کاٹ کر گوشت کھایا۔ پس اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ چھری کانٹے سے کھانے کی اجازت تو ہے۔ لیکن حضورؐ کا تعامل اور اسوہ اس بات کا متقاضی ہے۔ کہ ہمیں حتی الوسع وہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

رسالہ "علم و عرفان" کی کتابت شروع ہو گئی

احباب یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ نظارت تعلیم کی طرف سے جس رسالہ کی اشاعت کا اعلان کیا گیا تھا۔ وہ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے باقاعدہ شروع ہونے والا ہے۔ کتابت ہو رہی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ چند ہی دنوں تک باقاعدہ اسکی تقسیم شروع ہو جائیگی۔

خریدار اور ایجنٹ صاحبان کے لئے مکرر گذارش ہے۔ کہ رسالہ کی قیمت فی پرچہ ۶ ر مقرر کی گئی ہے۔ اور چندہ سالانہ ۸/۱/- مقرر کیا گیا ہے۔ پرچہ بہرحال قیمت پیشگی آنے پر ہی بھیجا جائیگا۔ یکمشت آرڈر آنے پر بھی رسالہ بھیجا جا سکے گا۔ لیکن خریداری کی امید پر وی۔ پی بھیجنے کی گنجائش نہیں۔ اور نہ ہی ہم اس کا قائل ہوں۔ ایسے دوست جو علم و عرفان کو ادب کی فضاؤں میں مرتعش دیکھنا چاہتے ہوں۔ اور سچے ادب کو ادب کی خاطر دیکھنا چاہتے ہوں۔ خریدار ہی نہیں ہمارے دوست بن جائیں۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

درس القرآن کے پہلے چھ پاروں کا درس مکمل ہو گیا

آج درس القرآن کے پہلے چھ پاروں کا درس جو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل دے رہے تھے، مکمل ہو گیا ہے۔ کل انشاء اللہ العزیز ساتویں پارے سے بارہویں پارے تک مولانا شمس صاحب درس دیں گے۔ درس میں حاضری خاصی ہوتی ہے۔ اور احباب بفضلہٖ تعالےٰ صحیح معنوں میں استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ درس دینے والوں کے لئے اور درس سننے والوں کے لئے رمضان المبارک میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک کو اپنے افضال کا وارث بنائے۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا

برادرم عبدالحی صاحب مبلغ اسلام سنگاپور کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ نیز اور بھی کئی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحیح رنگ میں خدمت دین کرنے کی توفیق دے۔ (خورشید احمدؐ)

روزہ کی ۶ حکمتیں

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرسلہ جناب عبد الحمید صاحب آصف)

(۱) ذکر اللہ

روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں۔ "لتکبروا اللّٰہ علٰی ما ھدٰکم" (بقرہ ع ۲۳) (ترجمہ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے) یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور ادھیت کی طرف سے توجہ کے ہٹ جانے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر نمایاں کرو گے۔

(۲) شکر گزاری

ولعلکم تشکرون (بقرہ ع ۲۳) (ترجمہ تاکہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو) دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کرنے سے تمہارے دل میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے اس کی اسے قدر نہیں ہوتی جب چھن جاتی ہے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے۔ بہت سے آنکھوں والے آدمیوں کے کبھی ذہن میں نہیں آتا کہ آنکھیں بھی کوئی بڑی نعمت ہیں۔ لیکن جب کسی کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں۔ اسی طرح روزہ میں جب انسان بھوکا رہتا ہے اور اسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے تو تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے کیا آرام بخشا ہے۔ اور یہ کہ اسے اس آرام کی زندگی کو نیک اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہیئے۔ نہ کہ لہو و لعب میں۔

لعلکم تتقون (بقرہ ع ۲۳) تاکہ تم تقویٰ حاصل ہو۔ یہ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک دکھوں سے بچنے کے معنوں میں۔ دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں اور تیسرے روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے متعلق۔ پس اس لفظ کے ذریعہ تین حکمتیں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی بیان فرمائی ہیں۔

(۳) غرباء پروری کا احساس

پہلی حکمت یہ ہے کہ انسان روزہ کے ذریعہ سے دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ بظاہر یہ امر قابل تعجب معلوم ہوتا ہے کہ روزے سے انسان دکھ سے بچے۔ کیونکہ روزہ سے تو انسان اور بھی تکلیف پاتا ہے۔ مگر جب غور سے دیکھا جائے۔ تو روزہ درحقیقت انسان کو دو سبق دیتا ہے جن سے اس کی قوم کی حفاظت ہوتی ہے۔ اول سبق تو یہ ہے کہ مالدار لوگ جو سال بھر عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں ان کو اپنے غریب بھائیوں کی تکلیفوں کا جو فاقوں سے دن گذارتے ہیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ نہ انہوں نے بھوک کی تکلیف کبھی دیکھی ہوتی ہے نہ بھوک کی تکلیف کا وہ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کے حکم کے ماتحت بڑے سے بڑے امراء کو روزے رکھنے پڑتے ہیں اور تب ان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی حالت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور ان کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت ہوتا ہے اور قوم کی حفاظت درحقیقت فرد کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۴) تکالیف برداشت کرنے کی عادت

دوسری صورت یہ ہے کہ اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں۔ اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں اور روزہ سے ہر سال مسلمانوں کے اندر یہ مادہ پیدا کر جاتے ہیں اور جو لوگ اس لئے اس حکم پر عمل کرنے والے ہوں وہ کبھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہو کر ہلاک نہیں ہو سکتے۔

(۵) گناہوں سے حفاظت

دوسرا امر کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے اس طرح متحقق ہو جاتا ہے کہ گناہ درحقیقت مادی لذات کی طرف جھکنے کا نام ہے اور یہ قاعدہ دیکھا گیا ہے کہ جب انسان کسی کام کا عادی ہو جائے تو وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔ مگر جب اس میں یہ طاقت ہو کہ اپنی مرضی پر اس کو چھوڑ بھی دے تو پھر وہ خواہش اس پر غلبہ نہیں پاتی۔ جب کوئی شخص روزوں میں تمام ان لذتوں کو جو اس کو بعض اوقات گناہ کی طرف کھینچتی ہیں خدا کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور ایک مہینہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان بدیوں کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے جو اسے گناہ کی طرف کھینچتی ہیں۔

(۶) دعاؤں کی توفیق اور ان میں اثر

تقویٰ کے قیام میں روزوں میں اس طرح مدد ملتی ہے کہ ان دنوں میں چونکہ رات کو کھانا کھانے کیلئے اٹھنا پڑتا ہے زیادہ عبادت اور دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے اور دوسرے جب بندہ خدا تعالیٰ کیلئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اسکی روح کو طاقت بخشتا ہے۔"

(ماخوذ از احمدیت)

ضائع شدہ اسلحہ کی واپسی کی درخواستیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ان ضبط شدہ اسلحہ کی واپسی کے متعلق جو فسادات کے ایام میں قادیان میں ضبط یا ضائع ہوئے تھے مقامی افسران سے خط و کتابت کر رہے تھے۔ اب اس کے تعلق میں انہوں نے اطلاع دی ہے کہ ایسے اسلحہ کی واپسی کے متعلق مالکان کو ڈپٹی ہائی کمشنر فار پاکستان ان انڈیا۔ جالندھر کے نام درخواستیں بھجوانی چاہئیں۔ درخواست میں اسلحہ کی قسم۔ تعداد۔ نمبر وغیرہ مع تمام ضروری کوائف کا اندراج کر دینا چاہیئے۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

حفاظت مرکز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس گو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سستی اور غفلت ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ لیکن میرے لئے یہ مشکل امر ہے کہ جماعت کو اس کام کی طرف بار بار توجہ دلاؤں۔ کیونکہ بار بار توجہ دلانے کے یہ معنی ہیں کہ جماعت کو مرکز سے کوئی محبت نہیں۔ امام اسے بار بار توجہ دلا رہا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی توجہ نہیں کرتی اور یہ شرم کی بات ہے"

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نفس کا خود محاسبہ کریں کہ کیا انہوں نے ان وعدوں کا ایفاء کیا ہے جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر حفاظت مرکز کے سلسلہ میں انہوں نے کئے تھے۔ قادیان میں درویشوں کے اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ مہنگائی وغیرہ ابھی تک بدستور ہے اور کئی دوست درویش بیمار بھی ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ جماعت کا یہ فرض ہے کہ مرکز کی ضروریات کو ہر حالت میں مقدم رکھا جائے۔ اور جو وعدے احباب جماعت نے اس سلسلہ میں اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے کئے تھے وہ جلد پورے کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

ذیل میں ان دوستوں کی فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے اپنے وعدے حفاظت مرکز سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں:۔

غلام محمد صاحب سیکرٹری مال ہانڈو ضلع لاہور۔
مستری محمد رمضان صاحب منڈی پتوکی ضلع لاہور
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب شاہدرہ ضلع لاہور
ملک ظہور الدین صاحب ” ”
حکیم مختار احمد صاحب ” ”
اللہ بخش صاحب ” ”
ملک محمد انور صاحب سلطان پور ضلع لاہور
شیخ فیروز الدین صاحب ” ”
شیخ عبد القادر صاحب ” ”
شیخ انعام الہٰی صاحب ” ”
مہر عمر الدین صاحب لدھیکے نیویں ضلع لاہور
فضل الرحمٰن صاحب بی۔ ٹی ڈسٹرکٹ ٹریننگ کالج لاہور
فیض احمد صاحب کلرک آرڈیننس لاہور
محمد شفیع صاحب شمس آبادی علی پور ”
غلام حسن صاحب ” ”
مستری حاکم علی صاحب ” ” ”
عباس احمد صاحب ” ” ”
حکیم احمد علی صاحب و مولوی بدر الدین صاحب ”
میاں محمد الدین صاحب آف امرتسر
مرزا غلام حسین صاحب ”
شیخ عبد المالک صاحب ” ”
سعیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ محمد مسعود احمد صاحب امرتسر
حمیدہ بیگم صاحبہ ” ”
غلام مصطفیٰ صاحب کوٹ لکھپت لاہور۔
پیر صلاح الدین صاحب ڈی۔ اے۔ سی۔

نوٹ:۔ جو احباب مشرقی پنجاب سے تشریف لے آئے ہوئے ہیں۔ ان کے مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میں بعارضہ بخار بیمار ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

منظور علی ہیڈ ٹیچر ہائی سکول شجاع آباد

(۲) میری نانی اماں عرصہ دراز سے سخت بیمار ہیں ان کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز میرے بھائی جان سید ولی اللہ شاہ صاحب بغرض تبلیغ مشرقی افریقہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں ان کی کامیابی و کامرانی اور کامل صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

سیدہ سعیدہ بنت سید محمد لطیف صاحب

چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ

۳۱ مئی اور امریکن جماعتیں

"تحریک جدید" کے دفتر اول کے پندرھویں سال کے وعدے سو فیصدی ۳۱ مئی تک پورے کرنے والے مجاہدین کی تین فہرستیں شائع ہو چکی ہیں اور وہ نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کئے گئے تھے۔ اب اسی تسلسل میں ایک فہرست امریکن جماعتوں کی حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امریکن جماعتوں کے مجاہد تحریک جدید کی قربانیوں میں نمایاں اور غیر معمولی قربانی کا ثبوت اپنے امام کے حضور پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کے امتحان میں امریکن جماعتوں کا وعدہ ۰۰-۱۴۰۰ ڈالر یا ۱۲۷۰/ روپے ہے۔ جو گذشتہ سال کے مقابل پر بتیس ۳۲ فی صدی اضافہ کے ساتھ ہے۔ وعدہ کی فہرست جماعت وار یہ ہے۔

نمبر	جماعت	ڈالر	نمبر	جماعت	ڈالر
۱	جماعت شکاگو	۰۰-۵۵۵	۷	پٹس برگ	۰۰ — ۵۵۱
۲	″ بالٹی مور	۷۵-۷۲	۸	سینٹ پیٹرس برگ	۷۵ — ۶۱
۳	″ کلیولینڈ	۰۰-۱۸۶	۹	ینگس ٹاؤن	۰۰ — ۲۵
۴	″ ڈیٹن	۵۰-۶۹	۱۰	ایسٹ سینٹ لوئیس	۰۰ — ۱۰۰
۵	″ انڈیاناپولیس	۰۰ — ۲۵۸	۱۱	نیویارک	۰۰ — ۵۶۰
۶	″ کھنس سٹی	۰۰ — ۳۴۹	۱۲	بوسٹن	۰۰ — ۲۰۱
			۱۳	متفرق احباب امریکہ	۰۰ — ۳۱۱
				میزان	۰۰ — ۱۴۰۰

بیرونی جماعتوں کی اطلاع کے لئے امریکن جماعتوں کی جماعت وار مذکورہ بالا وعدوں کی فہرست کا شائع کرنا اسلئے مناسب معلوم ہوا ہے۔ بیرونی ممالک کی ہر جماعت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی۔ اس کا ہر فرد جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم میں اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق حصہ لے۔ اور پھر اس وعدے کو جلد سے جلد ادا کرنے کی بھی کوشش کرے۔ ذیل میں ایک فہرست تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والے مجاہدین کی دی جا رہی ہے۔ فہرست سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ امریکن جماعتوں کے مردوں نے ہی نہیں بلکہ امریکن عورتوں نے نہایت شاندار اور نمایاں اور غیر معمولی وعدے اپنے امام کے حضور پیش کئے۔ اور پھر ان کے ادا کرنے میں بھی سابقون الاولون کا پہلا حق لیا۔ کیونکہ سابقون الاولون کا حق حاصل کرنا ہر مومن کا پہلا فرض ہے۔ چنانچہ امریکن جماعتوں کا وعدہ ۱۴۰۰ ڈالر ہے اور ۳۱ مئی تک وصولی ۵۷/-۱۰ ڈالر۔ یہ ادائیگی پچیس فیصدی سے زیادہ ہے۔ مگر ایک تحریر سے معلوم ہوا تھا کہ کارکنان تحریک جدید کا یہ کوشش ہے کہ وہ ۱۵ / ۳۱ مئی تک پچاس فی صدی ادائیگی کر دیں۔ اور کارکنان نے اس بارے میں کوشش بھی کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ حضرت اقدس کا ایک ارشاد تو احباب ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ کہ دوستوں کو ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کا کم سے کم ۶۰-۶۵ بلکہ ۷۰ فی صدی ادا کر دینا چاہیے۔ چنانچہ تحریک جدید کے ابتدائی سالوں میں احباب کا اس پر عمل بھی رہا ہے۔ پس نہ صرف امریکن جماعتیں ہی بلکہ پاکستان ہندوستان اور بیرونی ممالک کی دوسری جماعتیں کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے رمضان المبارک تک ۸۰ فی صدی ادا ہو جائیں۔ کیونکہ وقت کے لحاظ سے ۲۹ رمضان تک ۸۰ فی صدی ادائیگی ہو جانی ضروری ہے۔ پاکستان، ہندوستان بیرونی ممالک کی تمام جماعتوں کو واضح رہنا چاہیئے۔ کہ وعدے پورے کرنے والے مجاہدین کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش کر کے شائع کرنیکی بھی کوشش کی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تحریک جدید کے جو مجاہد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی "تحریک ستمبر" میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ قربانی کر رہے ہیں اور وہ تحریک جدید میں بھی نمایاں حصہ لے رہے ہیں ان کو معلوم رہے کہ وہ اپنی "تحریک ستمبر" کی ماہوار رقم اپنے مقامی عہدہ دار کو ادا کرتے وقت وضاحت سے رسید پر لکھوا لیا کریں کہ میری اس قدر رقم اس میں "تحریک جدید کا چندہ" ہے۔ جب تک "تحریک جدید" کی رقم خصوصیت سے نہ لکھوائی جائیگی اس وقت تک "تحریک جدید" کے مد میں کوئی رقم وصول نہ ہو گی اور "تحریک جدید" وعدہ کرنے والوں سے ہی مطالبہ کرے گی۔ "تحریک ستمبر" میں شمولیت اختیار کرنے والے کئی دوست ہیں۔ جنہوں نے باوجود تحریک ستمبر میں شامل ہونے کے یکمشت اپنا تحریک جدید کا وعدہ پورا کر لیا ہے۔ اور پیشگی ادا کر کے اپنی ماہوار قسطیں کاٹ رہے ہیں۔ "تحریک ستمبر" میں شامل ہونیوالے دیگر دوستوں کو بھی اب کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس قدر ماہوار قسطیں ادا کر چکے ہیں۔ وہ محسوب کر کے جس قدر رقم ان کے ذمہ اب وعدہ سے قابل ادا ہے وہ ۲۹ رمضان المبارک تک یکمشت پیشگی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب لیں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نام	جماعت		سینٹ	ڈالر
بھائی عبدالسلام صاحب	جماعت بالٹی مور	امریکہ	۰۰	۱۵
بھائی مصطفیٰ صاحب	جماعت شکاگو	امریکہ	۰۰	۱۰
″ رشید احمد صاحب	″	″	۰۰	۴۵
بہن حبیبہ صاحبہ	کلولینڈ	امریکہ	۰۰	۱۵
″ حمیدہ خانم صاحبہ	″	″	۰۰	۲۰
بھائی ولی کریم صاحب	ڈیٹن	″	۰۰	۱۱۰
″ محمد لطیف صاحب	″	″	۰۰	۶۰
مرسل شفیق صاحب	″	″	۰۰	۵۰
اکرم مصطفیٰ صاحب	″	″	۰۰	۲۰
احمد برکات صاحب	″	″	۰۰	۳۰
ابو قادر صاحب	″	″	۰۰	۵
ولی شفیق صاحب	″	″	۰۰	۱
عبدالحق صاحب	″	″	۰۰	۵۰
بہن امۃ اللطیف صاحبہ	″	″	۰۰	۱۰۰
″ لطیفہ کریم صاحبہ	″	″	۰۰	۱۰۵
″ حمیدہ خانم صاحبہ	″	″	۰۰	۶۰
بہن کریم شفیق صاحبہ	″	″	۰۰	۵۰
″ خدیجہ صادقہ صاحبہ	″	″	۰۰	۲۵
″ حبیبہ غنی صاحبہ	″	″	۰۰	۵
″ الصغیر علیہ صاحبہ	″	″	۰۰	۱۲
″ ولیہ صادق (بچی)	″	″	۰۰	۲
″ خدیجہ صادق صاحبہ	″	″	۰۰	۳
″ امینہ خطاب صاحبہ	″	″	۰۰	۲
″ عقیلہ صاحبہ	″	″	۰۰	۱۰
بھائی رحمت دین صاحب	″	″	۰۰	۲
بہن حفیظہ صادق صاحبہ	″	″	۰۰	۵
بھائی نذیر الہی صاحب	″	″	۰۰	۱۰۰
بہن حمیدہ بیگم صاحبہ	″	″	۵۰	۶
چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج	مبلغین	امریکہ	۰۰	۳۵
″ بشارت الہی صاحب	مبلغ	″	۰۰	۳۶
″ محمد عبداللہ صاحب	″	″	۰۰	۵۵

انتقال

جماعت کے اکثر احباب کو معلوم ہو گا۔ کہ محترم ڈاکٹر فتح الدین صاحب پشاوری سلسلہ کے مخلص اور ایثار پیشہ افراد میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ آپ تین چار سو روپیہ ماہوار سلسلہ کی تبلیغی ضروریات کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ احباب کو یہ سنکر بہت رنج ہو گا۔ کہ ان کا ایک جوان سال فرزند رشید شریف احمد چند گھنٹے بیمار رہ کر انہیں ۲۵ جون کو داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم ادویات اور میڈیسن کے فن میں بہت ماہر تھا۔ سینکڑوں ہزاروں روپے ماہوار کی خرید و فروخت کرتا تھا۔ اور اپنے والد محترم کا دست و بازو بنا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب مکرم کو اس پر بہت فخر و اعتماد تھا۔ اس کے ذریعہ سے ان کے بہت سے کام سرانجام پاتے تھے۔ مرحوم کو گولیاں وغیرہ ادویات کے ٹھیکہ جات بنانے میں بہت ماہر تھا۔ اور اس فن کو سیکھنے کے لئے بڑی محنت کی اور ہزاروں روپیہ صرف کیا۔ نہایت خلیق۔ غریبوں کا ہمدرد اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے حسن سلوک کرنے والا متواضع انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اسکے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اس سے پہلے مکرم ڈاکٹر صاحب کے تین بچے عین جوانی کے عالم میں فوت ہو چکے ہیں۔ اب یہ چوتھا ناقابل تلافی صدمہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر دے۔ اور ہر قسم کے ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین

(خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی ۱ لم میکلوڈ روڈ لاہور)

مساکین کی امداد

اس سے کسی کو انکار نہیں کہ امداد مساکین ایک کار ثواب ہے۔ اسلامی تعلیم ایک طرف تو یہ کہتی ہے کہ تم سوال مت کرو۔ اور دوسری طرف یہ کہتی ہے کہ سوال کرنے والے کو دھتکارو نہیں۔ اگر کوئی سوال نہ کرے تو امداد کرنے والوں کو اس کا ثواب ملے گا۔ صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض سے خزانہ میں ایک مد بنام امداد مساکین کھولی ہوئی ہے۔ تا جو لوگ مساکین کی امداد کرنا چاہیں۔ حسب استطاعت وحسب خواہش اپنی رقوم اس مد میں جمع کرا دیا کریں۔ اور پھر یہاں سے مساکین کی امداد کی جائے۔

رمضان المبارک میں یتیموں اور مسکینوں کے لئے خاص طور پر مالی امداد کرنا بہت ثواب کا موجب ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا آپ سے التماس ہے کہ اگر آپ کے دل میں بھی یہ خواہش ہو کہ آپ کی طرف سے بھی یتامیٰ اور مساکین کی کچھ مالی امداد ماہ رمضان میں ہو جائے۔ تو براہ مہربانی اپنا عطیہ مد مساکین بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جلد از جلد بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(نظارت بیت المال)

شام میں ادویات کا کارخانہ

دمشق ۷ جولائی۔ ادویات اور دوسری طبی ضروریات تیار کرنے کے لئے شام کی وزارت صحت ایک قومی فیکٹری قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ فیکٹری ایک قومی کمپنی کی نگرانی میں رہیگی اندازہ ہے کہ اس فیکٹری سے شام کے دو کروڑ لیرا بچ جائینگے۔ جو اس وقت غیر ملکوں سے دوا منگانے پر خرچ ہوتے تھے۔ شام کی وزارت امور اقتصادیات نے بھی ایک اسکیم تیار کی تھی یہ اسکیم ایک صنعتی بنک قائم کرنے کے متعلق ہے معلوم ہوا ہے کہ اس اسکیم کو شامی چیمبرس آف کامرس (ایوان تجارت) کی حمایت حاصل ہے۔ اس بنک کے حصص غیر ملکوں میں آباد شامی باشندوں کے ہاتھ فروخت کئے جائیں گے۔ (استار)

ریاضی اور فزکس میں کیمبرج یونیورسٹی کا ریکارڈ توڑنیوالا پاکستانی سکالر

یونیورسٹی کی طرف سے مزید ریسرچ کے لئے وظائف کی پیشکش

معاصر روزنامہ غازی ۶ جولائی کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوانات کے تحت لکھتا ہے۔

لاہور ۴ جولائی۔ مسٹر عبد السلام نے جو حال ہی میں کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضی اور فزکس کے امتحانات نہایت امتیاز کے ساتھ پاس کر کے پاکستان واپس آئے ہیں۔ آج نمائندہ یونائیٹڈ پریس آف پاکستان کو ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ انگلستان کی یونیورسٹیوں میں بعض اساتذہ اور طلباء اس خیال کا شکار نظر آتے ہیں کہ گویا پاکستان کے لوگ تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ آپ نے کہا ہمارے طلباء کو بیرونی ممالک کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بکثرت جانا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی خداداد قابلیت کے اظہار سے بیرونی ممالک میں پاکستان کی دھاک بٹھا سکیں اور اپنے بے مثال کارناموں سے دنیا پر یہ ثابت کر سکیں کہ علمی میدان میں بھی پاکستان باقی دنیا سے پیچھے نہیں ہے۔ یاد رہے کہ مسٹر عبد السلام انگلستان میں تین سال قیام کرنے کے بعد پاکستان واپس آئے ہیں۔ جہاں آپ نے گذشتہ سال جناب کا امتحان نہایت اعلےٰ نمبروں پر پاس کر کے رینگلر حاصل کی اور اس سال "فزکس ٹرائی پوس" کا امتحان جس کا کورس تین سال ہے محض ایک سال کی تیاری کے بعد فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور یونیورسٹی کی تاریخ میں مثال قائم کر دی۔ کیونکہ آج تک کیمبرج کے کسی طالب علم نے ایک سال کی محنت کے بعد فرسٹ کلاس میں امتحان پاس نہیں کیا۔ مسٹر عبد السلام نے قیام انگلستان کے دوران میں بڑے بڑے انعامات اور وظائف حاصل کئے حتیٰ کہ اب کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو پیشکش کی گئی ہے کہ آپ انگلستان واپس پہنچکر یونیورسٹی کے خرچ پر نیوکلیر فزکس میں ریسرچ کریں آپ نے واپس جانے کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ دوران ملاقات میں آپ نے بتایا میں آجکل بعض ماہرین سے مشورہ کر رہا ہوں۔ کہ اب مجھے کس لائن پر مزید ریسرچ کرنی چاہیئے کہ جس سے مجھے اپنے ملک کی سچی خدمت کا شرف حاصل ہو سکے۔

مہاجرین کی توجہ کیلئے

پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر برائے ہندوستان مقیم جالندھر چھاؤنی کو ان مسلمان مہاجرین کی جانب سے دعاوی مطلوب ہیں جنہوں نے ترک وطن سے پیشتر اپنے زیورات وغیرہ مشرقی پنجاب اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے باشندوں کے پاس معمولی رقوم کے لئے گروی رکھے ہوئے تھے۔ جن لوگوں کے پاس مذکورہ اشیاء گروی رکھی ہوئی تھیں۔ انہیں اُن کے موجبات ادا کر کے مسلمان تارکین کو اُن کی اشیاء واپس دلانے کے لئے موصوف نے انتظام کر دیا ہے درخواستیں ارسال کرتے وقت حسب ذیل تفصیلات بہم پہنچائی جائیں۔

(۱) گروی رکھنے والے کا مشرقی پنجاب یا اُس ریاست کا سابق پتہ جہاں سے وہ ترک وطن کر کے آیا ہے معہ موجودہ پتہ۔ (۲) مرتہن کا نام معہ مکمل پتہ (۳) مرتہن سے حاصل کردہ رسید کی نقل (اگر لی گئی ہو) (۴) گروی رکھی ہوئی اشیاء کی تفصیلات (۵) گروی شدہ اشیاء کی قیمت کا اندازہ (۶) رقم کے لئے اشیاء گروی رکھی گئی ہو۔

اس بات کی وضاحت کر دی جائے۔ کہ درخواست کنندہ مرتہن کو اس کی واجب الوصول رقم ادا کرنے کا خواہشمند ہے۔ جونہی کہ مذکورہ بالا تفصیلات موصول ہوتی ہیں۔ مشرقی پنجاب اور متعلقہ ریاستوں کے محافظ جائداد متروکہ سے اس بارہ میں بات چیت کی جائے گی۔ اور جب گروی شدہ اشیاء کی واپسی کا مسئلہ طے پا جاتا ہے

سعودی عرب کے لئے شام کی گندم

دمشق ۷ جولائی:۔ استار کو معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت نے سرحد شام کے نزدیک قریب الملح کے علاقہ کے لئے شامی گندم کی درخواست کی ہے۔ سعودی عرب نے سخت کرنسی میں قیمت ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے (استار)

مصر کا غذائی تحفہ

خرطوم ۷ جولائی:۔ مصری ہلال احمر کے سیکرٹری جنرل منصور فہمی پاشا جو اس وقت سوڈان کا دورہ کر رہے ہیں۔ قحط زدہ لوگوں میں مصری غلہ کی تقسیم کی نگرانی کر رہے ہیں۔ (استار)

لبنان کے لئے طیارے

بیروت ۸ جولائی:۔ حکومت لبنان نے ۴ فوجی طیاروں کی خریداری کے لئے ۳۲ ½ لاکھ لبنانی لیرا خرچ کرنے کی منظوری دیدی ہے (استار)

لبنانی پالیسی کی بنیاد

بیروت ۷ جولائی:۔ ان اطلاعات کی تردید کرتے ہوئے کہ وہ یہودیوں کے ساتھ ایک علیحدہ تصفیہ کی گفت و شنید کر رہی ہے۔ حکومت لبنان نے ایک سرکاری بیان میں کہا ہے کہ لبنان کی پالیسی کی بنیاد اسرائیل کے متعلق ان کے ... اشیاء گروی رکھنے والے کو اطلاع دی جائے گی۔

اس بات کو خاص طور پر نوٹ کر لینا چاہیئے کہ گروی شدہ اشیاء کی اصل واپسی تب ہی عمل میں آئے گی۔ جب متعلقہ مرتہنان کو واجب الادا رقوم دینے کے لئے روپیہ ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر میں پہنچ جائے گا۔

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل منظور شدہ ٹھیکیداروں سے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں مندرجہ ذیل کام کے لئے ۱۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو ۱۱ بجے صبح تک ٹنڈر وصول کریں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمیناً مقدار مطلوبہ	تخمیناً لاگت	رقم پیشگی
۱	سال ۱۹۴۹-۵۰ء کے لئے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں بجری جمع کرنا ½ انچ سے ¾ انچ کی بارڈی انڈس بجری ایف۔ اے۔ آر بجری نکالنے کی جگہ سے رکھ لیں ...	دو لاکھ مکعب فٹ	پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ

ٹنڈر دینے والے مفصل اشتہار دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کام کے دنوں میں صبح سے ایک بجے تک دیکھ سکتے ہیں جو ٹنڈر ان کے مقرر ... نہ ہوں گے انہیں کسی وجہ کے بغیر ہی واپس کر دیا جائیگا۔ ایگزیکٹو انجینئر منٹگمری ... پراونشل ڈویژن

(بقیہ صفحہ ۲)

وہاں بیرونی یونیورسٹیوں میں پروپیگنڈا کر کے وہاں کے تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ میں ایک ایسی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ جو پاکستان کے لئے بین الاقوامی لحاظ سے بالآخر بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا۔ قیام پاکستان کے معاً بعد کیمبرج یونیورسٹی میں میں اکیلا ہی پاکستانی تھا۔ اور یونیورسٹی کے بیشتر طلبا ہندوستانی طلباء کے زیر اثر پاکستان کے نام کو اس قدر حقارت آمیز رنگ میں پیش کرتے تھے۔ کہ جو طبیعت پر بہت شاق گزرتا تھا چنانچہ دن اور رات کی مسلسل کوششوں کے بعد میں یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوا۔ کہ پاکستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم ہوا ہے۔ اور اس کے باشندوں میں اتنی اہلیت موجود ہے۔ کہ وہ اسے ترقی کی انتہائی منزل پر پہنچا سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ برطانیہ کے اکثر طلباء کا میلان لیبر پارٹی کی طرف زیادہ ہے۔ اس لئے طلبا وہ پاکستان کے ساتھ زیادہ مناسبت نہیں رکھتے۔ اگر ہمارے طلبا اکثرت سے وہاں جائیں۔ تو وہ اس فضا کو بآسانی بدل سکتے ہیں۔ آج وہاں جو تعلیم پا رہے ہیں کل انہوں نے ہی انگلستان میں برسراقتدار آنا ہے۔ ان پر ابتداء ہی سے پاکستان کے متعلق اچھے اثرات ڈالنا ہمارے طلباء ہی کا کام ہے۔

یوتھ کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے آپ نے کہا۔ کہ مثال کے طور پر جون ۱۹۴۹ء میں جرمنی میں انٹرنیشنل یوتھ کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کا مجھے بھی موقعہ ملا۔ چونکہ میں جھنگ کا رہنے والا ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا۔ کہ میں بحیثیت پاکستانی کے اپنی انفرادیت کو مؤثر طریق پر ظاہر کرنے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ جب میں وہاں پہنچا۔ تو میں نے جاتے ہی مطالبہ کیا۔ کہ پاکستانی طلباء کے لئے علیحدہ رہائش کا کیا انتظام ہے پاکستان کا نام سن کر منتظمین نے ایک گونا حیرت کا اظہار کیا۔ اور پھر مجھ سے پوچھا۔ کہ پاکستانی طلباء کتنی تعداد میں تشریف لائے ہیں۔ چونکہ میں اکیلا ہی تھا اس لئے انہوں نے معذرت کے ساتھ مجھ سے درخواست کی کہ میں کسی اور ملک کے طلباء کے ساتھ کیمپ میں قیام کروں۔ چنانچہ میں نے مصری طلباء کے ساتھ ٹھہرنے کو ترجیح دی۔ اور ان کے کیمپ میں [illegible] کا انتظام کر دیا گیا۔ ہندوستانی طلباء کے اندر اس سے بھی زیادہ تھی۔ اور میں وہاں اکیلا کے ساتھ اس نے مصری کیمپ کے باہر ایک طرف پاکستان کا جھنڈا لہرا کے اس طرح اپنی انفرادیت کا اعلان کر کانفرنس دس روز تک جاری رہی اور اس [illegible] چلا گیا ایسے اپنے وطن کی خدمت کرنے کے بھی [illegible] [illegible] اپنی [illegible] [illegible] چنانچہ یہ ان تعلقات کا ہی اثر [illegible] وہاں پیدا کئے [illegible] [illegible] کے طور پر [illegible] انہوں نے پاکستان زندہ [illegible] کے نعروں کے درمیان مجھے [illegible] کیا۔

عبدالسلام صاحب کی عمر اس وقت چوبیس سال ہے اور آپ اس عمر میں کیمبرج یونیورسٹی سے وابستہ ہیں۔ دیگر شپ کے علاوہ نزکس ٹرائی پوس کا امتحان نمایاں امتیاز کے ساتھ پاس کر کے یونیورسٹی کی تاریخ میں ایک مثال قائم کر چکے ہیں۔ میٹرک اور بی۔ اے کے امتحانات میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی میں ریکارڈ قائم کیا۔ حتیٰ کہ بی اے کا ریکارڈ آج تک قائم چلا آرہا ہے۔ کیمبرج میں mathematical Tripos کے ابتدائی امتحان میں آپ نے اتنی نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔ کہ آپ کو Founder Scholar کے طور پر منتخب کر لیا گیا۔ اور رینگلر شپ کے بعد آپ Wrights Scholarship کے حقدار قرار پائے۔

برطانیہ میں معمر مزدور

لندن ۷ جولائی:۔ جنگ سے پہلے پیدائش کے اعداد میں کمی ہو جانے کی وجہ سے یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ برطانیہ کے مزدوروں کی اوسط عمر میں اضافہ ہو جائے گا اب اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا اظہار ہو رہا ہے وزارت محنت نے ابھی حال ہی میں جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ سال جولائی میں چودہ سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک کے مرد مزدوروں میں گیارہ لاکھ ایک ہزار کم بیمہ شدہ مزدور تھے اور ۱۹۳۷ء کے مقابلہ میں ۲ لاکھ ستائیس ہزار کم عورتیں اور لڑکیاں تھیں اس کے برخلاف اکتیس سے ساٹھ سال کی عمر کے ۸ لاکھ ۷ ۳ ہزار مرد زیادہ کام کر رہے تھے۔ اور اکتیس سے ترسٹھ سال عمر کی کام کرنے والی خواتین کی تعداد ۷ لاکھ چھ ہزار کے قریب زیادہ تھی۔ (اسٹار)

طرابلس میں مصری قونصل خانہ

قاہرہ ۷ جولائی:۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اسٹار کو بتایا۔ کہ حکومت مصر طرابلس اور شمالی افریقہ میں مصری قونصل خانے قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

فلسطینی طلباء کو مصری امداد

قاہرہ ۷ جولائی:۔ اسٹار کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مصر ان طلباء پر ۵ ہزار پونڈ خرچ کرے گی۔ جو مصر میں ہیں اور اپنے عزیزوں کے پاس فلسطین نہیں جا سکتے (اسٹار)

روس میں مسلمانوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے

انقرہ ۷ جولائی:۔ عمر رضا دوغرل نے مشہور اخبار "جمہوریت" میں لکھا ہے کہ اس امر کو باور کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں کہ روس نے مسلم آبادی اور ترکی نسل کے باشندوں کی نسل کشی کی مہم شروع کر دی ہے۔ اس تباہ حالی کی وجہ سے [illegible] بے چینی پھیل گئی ہے۔ اقوام متحدہ نے نسل کشی کی [illegible] [illegible] مدنظر رکھتے ہوئے [illegible] [illegible] کو وطن [illegible]

جمہوریت اور آمریت کے امتزاج کا نمونہ

شام کے صدر کے اصلاحی پروگرام پر ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۷ جولائی۔ اخبار "لنڈن ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم دمشق نے شام کے نئے صدر فیلڈ مارشل (سابق حسنی الزعیم) کے عظیم الشان پروگرام کا حال بیان کیا ہے جس کی رو سے وہ شام کو تمام عرب حکومتوں میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور ترقی پسند بنانا چاہتے ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ الزعیم کی سرکردگی میں یہ تحریک جمہوریت اور آمریت کے امتزاج کی مترادف ہے۔

طاقت جاگیر دار خاندانوں سے منتقل ہو کر طبقہ وسطیٰ کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ صدر کا انتخاب تقریباً متفقہ طور پر کیا گیا اور پورا ملک ان کی پشت پر ہے۔ نئے آئین کو پارلیمنٹ کی توثیق حاصل ہونے سے قبل احکام سے زبردست تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ میراث کے متعلق شرعی قانون کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور خاندانی اوقاف کے طریقہ کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ عرب حکومتوں میں پہلی بار شام میں عورتوں کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ جن میں بعض تعلیمی صلاحیتیں ہوں گی۔ ہر نوع کے کمیونزم کو دبا دیا جائے گا۔ اور ٹریڈ یونینوں کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ زمین حاصل کرنے اور آبپاشی کی بڑی بڑی اسکیمیں تیار کی جا رہی ہیں۔

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ الزعیم کی حکومت کے ہمسایہ عرب ملکوں سے بہت خراب تعلقات رہے اور کافی گرم بحثیں رہیں۔ لیکن مقامی مبصر اس کا جزوی سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ عراق اور شرق اردن نے یہ سمجھ لیا تھا کہ نیا صدر شام اپنی مرضی سے ان کا آلہ کار بن جائے گا اور ایک سبب الزعیم کی یہ خواہش ہے کہ شامی عوام کو یہ بتایا جائے کہ اگر وہ چاہیں تو دنیائے عرب کی رہنمائی کے اہل بن سکتے ہیں۔

ان اصلاحات کا ہمسایہ عرب حکومتوں میں رد عمل ہونا ضروری ہے۔ اور لبنان کی تعلیم یافتہ عورتوں نے یہ مطالبہ شروع کر دیا ہے کہ انہیں بھی ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ یہ ایک معمولی سی بات ہے لیکن اس کے بعد بڑی باتیں بھی وقوع پذیر ہو سکتی ہیں۔

نامہ نگار مذکور مزید لکھتا ہے کہ شام جنگی نکتہ نگاہ سے ایک اہم علاقہ بنتا جا رہا ہے اور مغربی طاقتیں اسے نظر انداز نہیں کر سکتیں۔ (اسٹار)

جٹ فائیٹر طیاروں کی مانگ

لنڈن ۷ جولائی۔ برطانیہ سے طیاروں کی برآمد کے جو اعداد و شمار اس سال کے پہلے چار ماہ کے لئے شائع ہوئے ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جٹ فائیٹر طیاروں کی مانگ زیادہ ہے۔ یہ طیارے ہندوستان۔ آسٹریلیا۔ جنوبی افریقہ۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ ناروے۔ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک کو دئیے گئے۔

ابھی حال ہی میں ہندوستان اور جنوبی افریقہ نے فوجی بار برداری کے طیاروں کے آرڈر دئیے ہیں۔ اس بات کی امید ہے کہ اس سال کے ختم ہونے تک صنعت ایک کروڑ گیارہ لاکھ بانوے ہزار پونڈ کا خسارہ پورا کرے گی جو ماہانہ اوسط کو پورا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ۱۹۴۹ء کے پہلے حصہ تین کروڑ تیس لاکھ کی ادائیگی ہے۔ توقع ہے کہ سال بھر میں ایک ہزار سے زائد طیارے بیرونی ممالک میں خریدے جائیں گے (اسٹار)

دولت مشترکہ کے خلاف کمیونسٹوں کا منصوبہ

لندن ۷ جولائی۔ ملبورن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ وہاں کے سیاسی مبصرین کے خیال میں آسٹریلیا کی کوئلہ کی ہڑتال دولت مشترکہ میں دنیا کی موجودہ معاشی بدحالی سے زیادہ سے زیادہ سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی ایک جزو ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کی ہڑتال اور برطانیہ میں گودیوں کے مزدوروں کی ہڑتال کا گہرا ربط ہے۔ آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر چیفلے۔ لیبر پارٹی اور اعتدال پسند ٹریڈ یونین لیڈروں نے اشتراکیوں کے خلاف جنگ جاری کر دی ہے۔ اس امر کی عنقریب توقع ہے کہ ٹرانسپورٹ اور جنرل ورکرز یونین کے اشتراکی اراکین کے خلاف تادیبی کاروائی ہوگی اور ہم کے ارکان کو یونین کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے گا۔ لنڈن کے گودی پر کام کرنے والے مزدوروں نے جو اس یونین کے رکن ہیں یونین کی مجلس انتظامیہ سے کہا کہ وہ چند [illegible] عناصر کو علیحدہ کر دے۔ (اسٹار)

بہاول پور کے پٹواری ہڑتال کریں گے

بغداد الجدید ۷ جولائی۔ ریاست کے پٹواریوں نے کل یہاں اپنے ایک جلسہ میں طے کیا کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کی تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو وہ ہڑتال کر دیں گے۔ ایک اور قرارداد میں پٹواریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ آئندہ سے رشوت قبول نہ کریں۔ (اسٹار)

پابندیاں اٹھا لی گئیں

اسکندریہ ۷ جولائی۔ مصر کے وزیر مالیات نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ دوران جنگ میں بعض یہودی کارخانوں پر جو پابندیاں لگائی گئی تھیں مصری حکومت نے انہیں اٹھا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کارخانے مصری باشندوں کے ہی [illegible] (اسٹار)